شذرات

استنبول میں پاکستان، ایران اور ترکی کے سربراہوں کی کانفرنس میں ان تینوں اسلامی ملکوں کو ایک دوسرے سے زیادہ قریب لانے کے جو تاریخی فیصلے کئے گئے ہیں، وہ بین الاقوامی سیاسی لحاظ سے تو اہم ہیں ہی، لیکن ان کی ایک بہت بڑی اہمیت یہ بھی ہے کہ مملکتِ پاکستان جن تصورات اور عوامل کے تحت معرضِ وجود میں آئی۔ اور جس نصب العین کے لئے آج وہ قائم و دائم ہے، استنبول کی کانفرنس کی یہ تاریخی فیصلے ان کا قدرتی نتیجہ اور انہیں عملی شکل دینے کی ایک مثبت اور موثر کوشش ہے۔ پاکستان نہ صرف نظریاتی لحاظ سے، بلکہ جغرافیائی اعتبار سے بھی ایک اسلامی ملک ہے، اور اس کی یہ دونوں حیثیتیں اس امر کی مقتضی ہیں کہ وہ عملاً و معناً اسلامی بنے، اور اسلامی دنیا سے، جس کا وہ جغرافیائی لحاظ سے ایک حصہ ہے۔ زیادہ سے زیادہ قریب ہو۔ پاکستان کی تاریخ، اس کے جغرافیہ اور وہ نظریاتی منزل جس کی طرف اسے جانا ہے، ان سب کا یہی اقتضا ہے کہ پاکستان اسلامی دنیا میں اپنا مقام پیدا کرے اور اس کو زیادہ سے زیادہ محکم اور با اثر بنائے،

اسلامی دنیا میں، جس کا کہ پاکستان ظاہر ہے اپنے جغرافیائی محل و قوع کی بنا پر ایک جزو لاینفک ہے، اپنا مقام پیدا کرنے کے لئے پاکستان کو لازماً دو چیزیں کرنا ہوں گی۔ ایک تو یہ کہ وہ عملاً و معناً اسلامی بنے، اور دوسرا یہ "قومی" بننا ہوگا۔ جہاں تک پاکستان کے اسلامی بننے کا تعلق ہے اس کے متعلق تو دو رائیں ہو نہیں سکتیں، پاکستان کی نظری اساس ہی خود اسلامیت ہے اور برصغیر پاک و ہند کے مسلمان عوام کا یہی جذبہ اسلامیت تھا، جو اسے تصور سے وجود میں لانے کا محرک بنا۔ لیکن موجودہ حالات میں ہمیں اس اسلامیت کو نئے معنی دینا ہوں گے، اور اس سلسلے میں جزو کو کُل پر نہیں بلکہ کُل کو جزو پر مقدم کرنا ہوگا۔ آج اسلامیت کو نہ صرف پاکستان کے اندر